روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ - ۱۹ - ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۷ - اخاء ۱۳۷۱ ہش، ۱۷ - اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقاء باری تعالیٰ

ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق اپنے اندر کچھ زینت ایسی پیدا کر سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کی نظر اس پر پڑے۔۔۔۔ اس لئے ہر وہ شخص جو لقاء باری تعالیٰ کی خاطر اپنی ذات میں کوئی اصلاح پیدا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق کو حسن عطا کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ پہلے سے بہتر ین خدا کے وصال کے قابل بن جاؤں۔ ایسے شخص پر پھر خدا خود نازل ہوتا ہے اور اس کے نزول کے ساتھ پھر باقی اصلاح ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو کہ مؤثرِ حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہیئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دُعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسبِ حال دوائی بھی بذریعہ (—) بتلا دیتا ہے۔ اور اس طرح دُعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق (—) علاج بتا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۵۳-۵۴)

یوم تحریکِ جدید ۲۳ر اکتوبر ۹۲ء منایا جائے

۱- امراء اضلاع و صدر صاحبان، مربیان و معلّمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۲ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سالِ رواں ۱۹۹۲ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۲ء منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالباتِ تحریک کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احبابِ جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اور پھر یوم تحریک جدید منانے کی رپورٹ بھی ارسال فرمائیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

مستحق یتامیٰ یا اُن کے وُرثاء توجہ فرماویں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اُٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراء اضلاع و مربیانِ کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔ سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت - ربوہ

تمہارا قول سچا اور سدید بھی ہونا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"دنیا میں جس قدر فتنے اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو ان کا اصل موجب قول سدید کا نہ ہونا ہوتا ہے دنیا میں اکثر لوگ تو اس مرض میں مبتلا دیکھے گئے ہیں۔ کہ وہ عادتاً جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر کئی ایسے ہوتے ہیں جو عادتاً تو جھوٹ نہیں بولتے لیکن ضرورت کے موقع پر ارادتاً جھوٹ بول لیتے ہیں۔ پھر بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو ارادتاً تو جھوٹ نہیں بولتے لیکن ان کی طبیعت ایسی کمزور ہوتی ہے کہ ڈر کے موقع پر غلط بات ان کے مُنہ سے نکل جاتی ہے۔ یہ ڈر بھی آگے کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کئی تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں اپنے کسی مقصد میں ناکام رہنے کی وجہ سے نقصان کا ڈر ہوتا ہے اور کئی ایسے ہوتے ہیں جن کو نقصان کا کوئی ڈر نہیں ہوتا لیکن فائدہ کے ہاتھ سے چلے جانے کا ڈر ہوتا ہے اس فائدہ کے حصول کی امید میں جھوٹ بول دیتے ہیں اور پھر کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں کسی فائدہ کی امید تو نہیں ہوتی لیکن محض ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بول دیتے ہیں یعنی جس نے جو بات کہی اس کے سامنے "جی ہاں ٹھیک ہے" کہہ دیتے ہیں ایسے لوگ دُنیا کی آواز اور اس کی رائے کو ہی اپنا خدا یقین کرتے ہیں اور ان میں یہ جرأت نہیں ہوتی کہ سچائی سے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کر دیں۔ جیسی مجلس ہو وہ ایسا ہی خیال وہاں ظاہر کر دیتے ہیں اگرچہ خود دل میں بُرا بھی محسوس کرتے ہوں۔

پھر اس سے بڑھ کر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے خیال میں سچ بولنے والے ہوتے ہیں جو وہ کہتے ہیں وہ کذب تو بے شک نہیں ہوتا لیکن قول غیر سدید ضرور ہوتا ہے۔ عربی زبان میں قول سدید اور قولِ صادق میں فرق ہے۔ دیگر مذاہب صرف یہ تعلیم دیتے ہیں کہ سچ بولو لیکن دینِ حق کی یہ تعلیم ہے کہ تمہارا قول سچا اور ساتھ ہی سدید بھی ہونا چاہیئے۔ یہ عین ممکن ہے ایک قول قولِ صدق ہو لیکن قول سدید قولِ صدق ضرور ہوتا ہے۔ قول سدید کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس میں کوئی کجی نہ ہو اور وہ نہ صرف معناً سچا ہو بلکہ ان مخفی خیالات کے لحاظ سے بھی سچ ہو۔ جو انسان بات کرتے وقت اپنے دل میں پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ اس کی بات تو سچی ہو لیکن جو مفہوم وہ اس بات سے دوسرے کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہے وہ صحیح نہ ہو اور پھر یہ بھی نہ ہو کہ اس کے دل میں تو اور مفہوم ہے لیکن دوسرا اس کی بات سے کچھ اور سمجھ رہا ہو مگر جب موقع آئے اور دوسرا گرفت کرے تو کہہ دے میرا تو یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ تو بعض باتیں تو قول صدق ہوتی ہیں۔ قول سدید نہیں ہوتیں۔ مگر دینِ حق کی تعلیم یہ ہے کہ ہمیشہ قول سدید ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سے جھگڑے اور تفرقے قولِ سدید نہ ہونے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

اصلاح کا طریق

بعض نیک کام بھی غلط طریق پر کئے جا سکتے ہیں اور پھر شکوہ یہ ہوتا ہے کہ نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکلا۔ بعض اوقات سختی اس لئے کی جاتی ہے کہ دوسرا شخص راہ راست پر آجائے اس کے اخلاق بہتر ہو جائیں۔ اس کی عادت بہتر ہو جائے اور کہا جا سکے کہ وہ ایک بہتر انسان بن گیا ہے۔ عام طور پر بچوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔ والدین اور خاص طور پر والد بچے کو غلط کام کرتے دیکھتا ہے تو اس کی "بھلائی" کے لئے اس کا پارہ چڑھ جاتا ہے۔ اسے اپنے وقار کا بھی خیال آتا ہے کہ میرا بچہ ایسا کیوں ہو اور پھر وہ ہے بھی بچہ۔ اسے ابھی ٹھیک کر دینا چاہیئے۔ جذبہ تو اچھا ہی ہے لیکن اس جذبہ پر عمل درآمد اس طرح کیا جاتا ہے۔ کہ اسے سختی سے روکا جاتا ہے۔ سختی اور وہ بھی ضرورت سے زیادہ۔ بچہ ٹھیک ہو جانے کی بجائے ڈھیٹ ہو جاتا ہے اور پھر جو غلط کام باپ کے سامنے نہیں کر سکتا وہ چھپ کر کرتا ہے۔ اور اس میں ایک کی بجائے دو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ بُرا کام بھی کرتا ہے اور اسے چھپ کر کرنے کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ کہ جو بُرا کام ہے چھُپ کر کیا جا سکتا ہے۔

یہ بات تو مشہور ہے کہ ماں بچے کو مارے بچہ ماں ہی ماں پکارے لیکن یہ بات ہم نے کبھی نہیں سُنی کہ باپ بچے کو مارے بچہ باپ ہی باپ پکارے۔ ماں کی مار اور باپ کی مار میں بڑا فرق ہے۔ ماں مارتی ہے تو بچہ ماں کے ساتھ چمٹتا ہے۔ روتا بھی جاتا ہے اور ماں سے پرے بھی نہیں ہٹتا۔ لیکن باپ بچے کو مارتا ہے تو بچہ آگے آگے بھاگتا ہے۔ مار کھانا بھی نہیں چاہتا اور اس کے دل میں کراہت بھی پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات باپ بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگتا ہے۔ اور عجیب منظر نظر آتا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بچے کو کسی نہ کسی وقت سرزنش کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ اور یہ سرزنش مار کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ لیکن یہی وہ وقت ہے جب توازن کو برقرار رکھنا لازمی ہے۔ بچے کو بھی یہ احساس دلانا ضروری ہے۔ کہ مارنا اصل غرض نہیں ہے۔ اس کی بہبود پیش نظر ہے۔ سچ کی تلقین کتنی اچھی بات ہے۔ لیکن اگر یہی تلقین سختی کے ساتھ کی جائے تو نتیجہ برعکس ہوگا۔ بچے میں سچ کی بجائے جھوٹ کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ اور باپ سے نفرت بھی۔ سرزنش اور غلطی میں توازن نہائت ضروری ہے۔

میرا ہر موئے بدن ہے اِک زباں
سُن رہی ہے ساری دنیا یہ بیاں
احمدی ہُوں مَیں خُدا کے فضل سے
کیا ضرورت ہے گواہی کی یہاں

ابوالاقبال

تلاشِ شادمانی!

مزاجِ شاہ سے درباریوں کو فکر ہُوا
کئی دِنوں سے وہ گُم سُم اُداس رہتا تھا
شگفتہ رکھ نہ سکے تھے سریر و تاج اُسے
فسردہ خستۂ غم وقفِ یاس رہتا تھا

یہ مشورہ دیا بالآخر ایک دانا نے
قمیص شاہ کو اُس آدمی کی پہناؤ
جو حال مست ہو ہر وقت شاد رہتا ہو

اُٹھو تلاش میں نِکلو سوار دَوڑاؤ
اُٹھا کے لاؤ اُسے جَلد جس جگہ پاؤ

وہ شخص مِل گیا آخر وہ مطمئن تھا بہت
طبیعت اُس کی زر و مال کی حریص نہ تھی
شگفتہ دِل تھا مگر جسم پر قمیص نہ تھی!

سعید احمد اعجازؔ

عیبُ چینی سے بچو

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:۔

"عیب شماری کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا ٹھیک نہیں۔ کچھ اپنی اصلاح بھی چاہیئے۔ ہمیشہ کسی دوسرے کی عیب چینی سے پہلے اپنی گذشتہ عمر پر نگاہ ڈالو کہ ہم نے اتباعِ رسول پر کہاں تک قدم مارا۔ اور اپنی زندگی میں کتنی تبدیلی کی ہے۔ ایک عیب کی وجہ سے ہم کسی شخص کو بُرا کہہ رہے ہیں۔ کیا ہم میں کوئی عیب ہے یا نہیں اور اگر اس کی بجائے ہم میں یہ عیب ہوتا اور ہماری کوئی اس طرح پر غیبت کرتا تو ہمیں بُرا معلوم ہوتا یا نہیں۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں کسی نے ایک شخص کو جھوٹا کہہ دیا۔ اس پر وہ بہت جھنجھلایا کہ اوہ ہم جھوٹے ہیں! فرمایا کیا اس شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا جو اتنا ناراض ہو رہا ہے۔ اسے چاہیئے تھا کہ اپنی پچھلی عمر کا مطالعہ کرتا اور دیکھتا کہ آخر کبھی تو میں نے بھی جھوٹ بولا اور خدا نے ہمیشہ ستاری کی ہے۔ پس اب کسی کے کہنے پر میں کیوں اتنا ناراض ہو رہا ہوں۔" (از خطبہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۰۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تقدیر کی بات

کیا تقدیر کے ٹلنے سے کوئی نقص تو واقع نہیں ہوتا

اب سوال ہوتا ہے کہ تقدیر کے ٹلنے سے خدا کی شان میں فرق نہیں آتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں آتا۔ کیونکہ تقدیر کے ٹلانے میں کئی ایک فوائد ہیں۔ اول تقدیر کے بتلانے اور پھر اس کو ٹلانے سے اللہ تعالیٰ کی شفقت کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ جب وہ ایک آنے والی مصیبت کا اظہار بندے پر کر دیتا ہے تو اس سے بندہ ہوشیار ہو جاتا ہے اور اپنے بچاؤ کے سامان کر لیتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے احسان سے اس مصیبت سے بچ جاتا ہے۔ پس تقدیر کا قبل از وقت بتانا بھی اللہ تعالےٰ کی شفقت پر دلالت کرتا ہے اور پھر اس کا ٹلانا بھی اس کے رحم پر دلالت کرتا ہے اور بجائے نقص کے اس میں فائدہ ہے۔

تقدیر خاص کے ٹلانے میں کہ جو تقدیر عام کے نتیجہ میں نازل نہیں ہوتی بلکہ روحانی حالت کے تغیر پر اس کا نزول ہوتا ہے ایک اور فائدہ بھی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہے۔ اگر غور کیا جائے تو تقدیر خاص کو ٹلانے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت کا اظہار ہی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص انبیاء کی مخالفت کرے اور دین حق کے پھیلنے میں روک ہو اور اس کو سزا دینا ضروری ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع اپنے مامور کو مل جائے کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے گا اور وہ شخص باوجود توبہ کے ہلاک ہو جائے تو اس سے خدا تعالیٰ کا قادر ہونا مخفی ہو جائے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو گا کہ خدا تعالیٰ علیم ہے لیکن خالی علیم ہونا کوئی چیز نہیں جب تک وہ قادر بھی نہ ہو۔ اس کا قادر ہونا ہی انسان کی محبت کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ پس ایک خبر کے بتلائے جانے پر پھر اس کا نہ ٹلنا صرف علم غیب پر دلالت کرے گا قدرت پر نہیں۔ بلکہ لوگوں کو شبہ پڑ سکے گا کہ جو نبی خبر بتا رہا ہے شائد اسے کوئی ایسا ذریعہ معلوم ہو گیا ہے جس کے ذریعہ وہ غیب کی خبر معلوم کر سکتا ہو لیکن جب ایک حکم خاص حالات کے بدلنے پر ٹل جاتا ہے تو صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ حکم ایک قادر ہستی کی طرف سے ہے۔ جو ہر ایک مناسب حالت کے مطابق حکم دیتی ہے۔ جیسا جیسا انسان اپنے حال کو بدلتا رہتا ہے۔ وہ بھی اپنی تقدیر کو اس کے لئے بدلتی جاتی ہے اور اس سے اس کی شوکت اور جلال کا اظہار ہوتا ہے اور بندے کی امید بڑھتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ پکڑتا ہے تو چھوڑ بھی سکتا ہے اور ایک مشین کی طرح نہیں ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص بھی نظر انصاف سے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ اگر انذاری پیشگوئیاں نہ ٹلیں تو خدا تعالیٰ کا قادر ہونا ہرگز ثابت نہ ہو۔ بلکہ یہ معلوم ہو کہ گویا وہ (اللہ کی پناہ) ایک بیلنے کی طرح ہے۔ اگر اس میں گنا ڈالا جاتا ہے تو اسے بھی پیل دیتا ہے اور اگر اس کے آقا کا ہاتھ پڑ جائے تو اسے بھی پیل دیتا ہے۔ خواہ کوئی کتنی ہی توبہ کرے اس کا حکم اٹل ہوتا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ اس کی دشمنی ترک کر کے اس کی دوستی کا اختیار کرنا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

شاید اس جگہ کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو کہ اگر اسی طرح پیش گوئیاں بدل جاتیں تو ان کی سچائی کا کیا ثبوت ہو۔ پھر کیوں نہ کہہ دیا جائے کہ یہ سب ڈھکوسلا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو پیش گوئیاں مخفی اسباب پر دلالت کرتی ہیں یعنی ان میں ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں جن کے اسباب ظاہر میں موجود نہیں ہوتے اور قیاس اور ظن انہی باتوں میں چلتا ہے جن کے اسباب ظاہر ہوں مثلاً ایک شخص بیمار ہو اور اس کی نسبت یہ بتایا جائے کہ وہ مر جائے گا۔ تو اس میں قیاس کا دخل ہو سکتا ہے لیکن ایسی خبر دی جائے جس کے اسباب ہی موجود نہ ہوں اور پھر اس کے آثار ظاہر ہو جائیں تو پھر خواہ وہ ٹل ہی جائے اسے قیاسی خبر نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس کے ایک حصہ نے اس کے دوسرے حصہ کی صداقت پر مہر لگا دی۔ پس باوجود پیش گوئیوں کے ٹلنے کے ان کی صداقت میں شبہ پیدا نہیں ہو سکتا اور وہ پھر بھی دنیا کی ہدایت کے لئے کافی ہوتی ہیں

دوسرا جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ انذاری پیشگوئیاں تو اکثر دشمنوں کے لئے ہوتی ہیں۔ اور دشمن بالعموم ضدی اور اپنے خصم پر تمسخر اڑانے والا ہوتا ہے اور اس کے قبل از وقت ڈرانے سے بہت کم فائدہ اٹھاتا ہے۔ ایسے تو بہت ہی کم ہوتے ہیں جو انذار سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان پر سے عذاب ٹل جائے۔ پس مثلاً پانچ یا دس فی صدی انذاری پیش گوئیوں کے ٹل جانے سے کس طرح شبہ پڑ سکتا ہے جب کہ اس کے بالمقابل تمام کی تمام وعدے والی پیش گوئیاں اور نوے یا پچانوے فی صدی انذاری پیشگوئیاں پوری ہو کر روز روشن کی طرح اس پیشگوئی کرنے والے کی صداقت کی تصدیق کر رہی ہوتی ہیں

تیسرے تقدیر خاص کے ماتحت جو خبریں دی جاتی ہیں اور انہیں کے متعلق مخالفوں کو زیادہ شبہ پڑتا ہے۔ یہ طبعی امور کے نتیجہ میں نہیں ہوتیں بلکہ روحانی امور کے نتیجہ میں ہوتی ہیں ...

اگر یہ کہا جائے کہ یہ جو تم نے بیان کیا ہے کہ بہت دفعہ ایک خبر جو دی جاتی ہے وہ موجودہ حالات کا نقشہ ہوتی ہے یعنی اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس وقت جن حالات میں سے یہ گزر رہا ہے۔ ان کا یہ نتیجہ ہو گا۔ تو کیوں نہیں یہ صاف صاف یہ بتا دیا جاتا کہ تمہاری یا فلاں شخص کی موجودہ حالت کا یہ نتیجہ ہے تا کہ لوگوں کو خوابوں اور الہاموں پر شبہ نہ پڑے۔ اگر اسی طرح صاف صاف بتا دیا جائے تو پھر لوگوں کو کوئی ابتلا نہ آئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو جن لوگوں کے دل میں مرض ہوتی ہے ان کو ہر حالت میں شبہ پڑ جاتا ہے چنانچہ ... غرض انذاری پیش گوئیاں حجت کے قیام کے لئے ہوتی ہیں اور ان کے ذریعہ سے اس شخص کو جس کے خلاف وہ پیشگوئیاں کی جاتی ہیں۔ اصلاح کا آخری موقعہ دیا جاتا ہے اور بصورت دیگر اس پر حجت قائم کی جاتی ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ اگر کسی شخص کو مثلاً اس کی اپنی ذات کے متعلق یہ نظارہ دکھایا جائے کہ اس کو تپ چڑھا ہوا ہے اور وہ خواب میں تپ کی تکلیف کو دیکھے تو اس پر اور ہی اثر ہو گا۔ بہ نسبت اس کے کہ اس کو کوئی شخص کہہ دے کہ تیرے حالات ایسے ہیں کہ تجھے تپ چڑھنے کا احتمال ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو یہ بتایا جائے کہ فلاں شخص کو اس کی بے دینی کی وجہ سے سزا کا احتمال ہے تو اس کا اور اثر ہو گا۔ بہ نسبت اس کے کہ اس کو یہ بتایا جاوے کہ اس شخص کے لئے سزا مقدر ہو چکی ہے۔ اور جبکہ اس کے اعمال کی وجہ سے سزا مقدر ہو بھی چکی ہو تو پھر حق بھی یہی ہو گا۔ اور اسی رنگ میں بتایا جانا ضروری ہے۔

وکالت وقف نو تحریک جدید

واقفین نو کے والدین کیلئے قیمتی نصائح

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

○ واقفین نو کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہیں۔

○ اگر اب ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے، اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔

○ والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

○ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے۔

○ احتیاط کرنی ہو گی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی واقفین نو آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے، کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔

○ قناعت کا واقفین نو سے بڑا گہرا تعلق ہے، بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہیئے۔

○ بچپن ہی سے واقفین نو میں حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہیئے۔

○ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

○ بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہیئے، ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔

○ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

○ اس بات کا خیال رکھیں کہ واقفین نو بچوں کے مزاج کے اندر پاکیزگی ہونی چاہیئے۔

○ واقفین نو میں گندے لطائف کے ذریعہ اپنے یا غیروں کے دل بہلانے کی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

کویت میں انتخابات

گذشتہ روز کویت میں پولیس کی نگرانی میں قومی انتخابات ہوئے کویت کی پارلیمنٹ ۱۹۸۶ء میں برطرف کر دی گئی تھی اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ پہلے انتخابات ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ مسلح پولیس نے پولنگ سٹیشن پر پہرہ دیا۔ لوگوں نے لمبی لمبی قطاروں میں کھڑے ہو کر ووٹ دیئے۔ یہ سب لوگ اکیس ۲۱ سال کی عمر سے اوپر کے تھے۔ جن میں کوئی عورت شامل نہیں تھی۔ عورت نہ ووٹ دے سکتی ہے اور نہ امیدوار ہو سکتی ہے۔ اسی لئے یہ تمام کاروبار مردانہ تھا۔ کویت سیکنڈری سکول میں جو عبداللہ السالم کے ضلع میں واقع ہے اور یہ عبداللہ السالم ضلع کویت ہی کے شہر کا ایک حصہ ہے سفید لباس میں ملبوس بعض لوگوں نے اپنے شناختی کارڈ ایک جج کی موجودگی میں دکھائے۔ اور یہاں سے بیلٹ پیپر لے کر ووٹ ڈالے۔ چودہ امیدواروں کے نمائندوں نے سکول کے باہر اس ووٹنگ کی نگرانی کی۔ یہ لوگ ہر ووٹر کا نام لکھتے جاتے تھے۔ تاکہ پتہ چلے کہ کتنے ووٹر ان کی پارٹی کی طرف سے ووٹنگ میں شریک ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر شیخ مثال الجیراوی MISHAAL ALJERAWI نے بیلٹ بکس جو لکڑی کا تیار کردہ تھا کھول کر دکھایا کہ یہ خالی ہے یعنی اب اس میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ وہاں صبح کے آٹھ بجے تھے جبکہ گرین وچ میں ٹائم کے لحاظ سے پانچ بجے تھے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ کیا کوئی شخص اس کا مزید معائنہ کرنا چاہتا ہے ویسے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ بات مسکراتے ہوئے اور مذاق میں کہی۔ ووٹنگ کو ٹیلیوژن پر نشر کیا گیا۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ٹیلیوژن پر ملی نغمے گائے گئے۔ حزب اختلاف کے ایک معروف رکن حامد الجوان پولنگ سٹیشن کے باہر اپنی وہیل چیئر پر بیٹھے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کی پارٹی جیت جائے گی۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں یہاں کیوں آتا۔ لیکن گذشتہ روز جب انہوں نے ایک پبلک جلسہ کیا تو کہا جاتا ہے کہ ان کے صرف بارہ حمایتی وہاں موجود تھے۔ یہ ۸۶۔۱۹۸۵ کی پارلیمنٹ کے بھی رکن تھے۔ اور اب فالج کے مریض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر سیاسی قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کویت کو عراق سے آزاد کروایا گیا تھا۔ اس حملے کے نتیجے میں میں مفلوج ہو گیا۔ لیکن اپنی پارٹی کی سیاست میں میں بھرپور حصہ لیتا ہوں۔

پارلیمنٹ کی کل نشستیں ۵۰ ہیں اور ان کے لئے ۲۷۸ افراد نے نمائندگی کے کاغذات داخل کروائے تھے۔ یہ پہلی پارلیمنٹ کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے برطرف کی تھی۔ اور وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ حفاظتی اقدام کے پیش نظر اس پارلیمنٹ کا موجود رہنا ضرر رساں ہے۔ وہ دو ہفتوں کے اندر نئی کابینہ تشکیل دیں گے پولنگ کرانے کے بعد دستور کے مطابق تمام وزراء پارلیمنٹ کے رکن سمجھے جائیں گے اس وقت اسے انتخاب لڑنے والوں میں حزب اختلاف کے کئی گروپ شامل ہیں۔ وہ ان لوگوں کے خلاف جیتنا چاہتے ہیں۔ جن کی پشت پناہی حکومت کی طرف سے کی جاتی ہے۔

نکسن کی نئی کتاب

امریکہ کے سابق صدر رچرڈ نکسن نے اپنے خطاب " سیزدی مومنٹ " میں کہا ہے کہ اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی تہذیب کا باقی ہے۔ انہوں نے یہ بھی اسی کتاب میں کہا ہے کہ اسلامی دنیا ایک اکائی ہے۔ اس لئے نہیں کہ کوئی شخص اس کی سیاسی پالیسیوں کو رہنما خطوط دیتا ہے بلکہ اس لئے کہ یہ تمام علاقے ایک دوسرے کے ساتھ سیاسی اور ثقافتی لہروں میں ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ اور ساری اسلامی تہذیب سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساری اسلامی دنیا میں ایک جیسی سیاسی لہریں اٹھتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان میں انفرادی طور پر کئی اختلافات بھی موجود ہیں۔ اور سیاست کی یہ ہم آہنگی ایک استحکام پیدا کرتی ہے خاص طور پر ایسے حالات میں جب کہ کوئی ایک معاملہ کسی ایک اسلامی ملک میں وقوع پذیر ہو جائے۔ یہ تمام اسلامی ممالک پر ایک جیسا اثر ڈالتی ہے۔ مسٹر نکسن نے مزید لکھا ہے کہ جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسلامی تہذیب اپنے سنہری زمانے میں سے گزر رہی تھی۔ مسٹر نکسن نے اپنی کتاب میں مسٹر ول ڈیورنڈ کی ایک کتاب سے حوالے دیئے ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کلیدی ترقیاں ہر شعبے میں مسلمانوں ہی کے عہد زریں میں حاصل ہوئی ہیں۔ انہوں نے ابو سینا کا بھی ذکر کیا ہے جن کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ وہ طب پر لکھنے والوں میں سب سے عظیم ہیں۔ پھر ذکر ہے رازی کا اور البیرونی کا۔ اور دیگر بڑی بڑی علم و دانش کی ہستیوں کا۔

صومالیہ کی حالتِ زار

گذشتہ سوموار کے روز عالمی کمیٹی برائے صلیب احمر نے کہا کہ جنگ اور قحط کے نتیجہ میں صومالیہ میں لاکھوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ وہاں خاصی مقدار میں خورد نوش کا سامان بھیجا جا رہا ہے۔ تقریباً ایک ہزار افراد روزانہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس وقت صومالیہ کو خاصی ترجیح دی جا رہی ہے۔ یہ بات جین ڈینیل ٹاکس جو افریقہ اپریشن کے سربراہ ہیں اور جن کا دفتر جنیوا میں ہے نے جوہنسبرگ میں ایک نیوز کانفرنس کو بتائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات تو ممکن نہیں کہ مرنے والوں کی صحیح تعداد بتائی جا سکے۔ لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ لاکھوں میں ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ اس وقت تقریباً ایک ہزار افراد روزانہ موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ لگانے والوں نے مختلف اندازے پیش کئے ہیں۔ لیکن بہر حال یہ بات بالکل واضح ہے کہ جنگ اور بھوک کی وجہ سے وہاں پر لاکھوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ خانہ جنگی ہی کے نتیجہ میں صدر محمد زیاد باری کا تختہ الٹا گیا تھا۔ اگرچہ انٹرنیشنل کمیٹی برائے ریڈ کراس کو صومالیہ کے متعلق سب سے زیادہ واقفیت مل رہی ہے۔ کیونکہ اس تنظیم نے ملک کے ہر حصہ میں کام کیا ہے اور ہر دھڑے سے بات کی ہے۔ اور یہ ایسے وقت میں کہا گیا ہے جبکہ دوسری کئی تنظیمیں حالات سے خائف ہو کر میدان چھوڑ گئی ہیں۔ صلیب احمر ۲۰ لاکھ صومالیوں کو اب تک خوراک پہنچاتی رہی ہے۔ اس کا بہت زیادہ امکان ہے کہ ان حالات سے ملک کا کوئی حصہ یا کوئی فرد بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس وقت بھی پچیس لاکھ افراد ایسے ہیں کہ جن کے بچ رہنے کا کوئی امکان نہیں۔ مسٹر ٹاکس نے کہا کہ صلیب احمر کا کام اس طرح مشکل بنایا جا رہا ہے کہ مرکزی حکام اس کے ساتھ پوری طرح تعاون نہیں کر رہے۔ چنانچہ وہاں ارسال کی جانے والی اشیاء کو پہنچانے کے لئے مسلح محافظ کی خدمات حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ ایک مشکل یہ بھی ہے کہ جب یہ سامان لے کر جایا جا رہا ہوتا ہے تو راستے میں بندوق دکھا کر چھین لیا جاتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ دوسرے مریں تو مریں ہم جن کے ہاتھ میں بندوق ہے ہم کیوں مریں۔

موسم کی تبدیلی

بتایا گیا ہے کہ موسم کی تبدیلی جو خاص طور پر خوشگوار ثابت ہو رہی ہے اور جس سے پارہ نیچے آ رہا ہے سانس کی بیماریاں اپنے ساتھ لائی ہے تمام ہسپتالوں سے یہ اطلاع مل رہی ہے کہ تقریباً ۶۰ فی صدی سے زیادہ لوگ سانس کی بیماریوں میں آ رہے ہیں۔ ایک میڈیکل پریکٹیشنر نے کہا ہے کہ یہ جو سانس کی بیماری ہے جس کا انفیکشن سے تعلق ہے یہ ایک ایسے وائرس کا نتیجہ ہے جس سے بعد ازاں انفلوانزا ہو سکتا ہے اور یہ انفلوانزا خاص طور پر بچوں میں شدید ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کے نہ صرف گلے خراب ہوتے ہیں اور ناک بہتی ہے بلکہ ٹمپریچر بھی خاصا زیادہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات تقریباً ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس پریکٹیشنر نے بتایا کہ بڑوں کے لئے یہ حملہ نرم بھی ہو سکتا ہے اور سخت بھی اس کے لئے کوئی عمومیت کی بات نہیں کہی جا سکتی انہوں نے کہا حفاظت یوں کی جا سکتی ہے کہ جہاں بہت زیادہ لوگ جمع ہوں وہاں نہ جایا جائے یا وہاں جانے سے کسی حد تک پرہیز کیا جائے اگرچہ انہوں نے کہا کہ ان جگہوں پر جانے سے پرہیز

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم ـــــ سیّد ظہور احمد شاہ

سرما کی سبزیوں کی کاشت

روزانہ خوراک میں سبزیوں کی اہمیت مسلّم ہے۔ سبزیوں کے باقاعدہ استعمال سے نہ صرف صحت برقرار رہتی ہے بلکہ کئی بیماریوں کو روکنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ سبزیات میں لحمیات نشاستہ وغیرہ کے علاوہ معدنی نمکیات اور وٹامن بھی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ سبزیوں کے استعمال سے غذا متوازن ہو جاتی ہے۔ گوشت میں سبزیاں شامل کر کے اگر پکائی جائیں تو گوشت کے مضر اثرات سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔

دیہات میں چونکہ مکانات میں اکثر کھلی جگہ ہوتی ہے اس لئے ہر گھر میں ضرورت کے مطابق سبزیاں گھر میں ہی اگائی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح قصبات میں بھی اکثر گھروں میں آسانی سے سبزیوں کے لئے اتنی جگہ نکل سکتی ہے جس سے خاندان کا گذارہ آسانی سے ہو سکے۔ سردیوں کی سبزیوں کے لئے چونکہ پانی کی بھی کم ضرورت ہوتی ہے اس لئے جہاں پانی کی قدرے کمی ہو وہاں بھی آسانی سے یہ کام کیا جا سکتا ہے گھر میں اگائی گئی سبزیاں تازہ ہونے کی وجہ سے بازار کی باسی سبزیوں سے زیادہ لذیذ اور صحت کے لئے بہتر ہوتی ہیں۔ اس پر آشوب دور میں جب کہ ہر چیز اتنی مہنگی ہو گئی ہے۔ اگر تھوڑی سی محنت کر لی جائے تو بجٹ کا اچھا خاصا حصہ اس طرح بچایا جا سکتا ہے۔

سبزیوں کی کاشت کے لئے زمین کو 9 انچ گہرائی تک کھود کر خوب نرم کر لیں۔ ڈھیلے وغیرہ توڑ کر زمین بھربھری کر لینی چاہیئے۔ اور پھر اس کو ہموار کر لیں تاکہ پانی ساری کیاری میں ایک جیسا لگے۔ گوبر کی کھاد جو کہ اچھی طرح گل سڑ چکی ہو۔ چار یا پانچ ٹوکری فی مرلہ ڈال کر زمین کے ساتھ اچھی طرح ملا دیں۔ ایک پونڈ فی مرلہ نائٹروفاس یا سپر فاسفیٹ یا ڈی۔ اے۔ پی بوائی سے قبل زمین میں اچھی طرح ملا دیں۔

گھروں میں سبزیاں پٹڑیوں پر ہی کاشت کرنی چاہئیں۔ مختلف سبزیوں کے لئے پٹڑیوں کا فاصلہ اور پودوں کا فاصلہ مندرجہ ذیل چارٹ میں دیا جاتا ہے۔

نام سبزی	قطاروں یا پٹڑیوں کا فاصلہ	پودوں کا فاصلہ
مٹر	3 فٹ	3 انچ
مولی	اڑھائی "	3 "
شلغم	اڑھائی "	3 "
گاجر	اڑھائی "	ڈیڑھ "
چقندر	اڑھائی "	3 "
پالک	اڑھائی "	4 "
لہسن	9 انچ (قطاروں میں)	4 "
پیاز	6 انچ "	4 "
ٹماٹر	5 فٹ	ڈیڑھ فٹ
پھول گوبھی	اڑھائی "	"
بند گوبھی	"	1 "
دھنیا	چھٹہ سے کاشت کریں	

موسم سرما کی سبزیوں کی آبپاشی 10 سے 15 یوم کے بعد حسب ضرورت کرنی چاہیئے۔ پانی پٹڑیوں کے اوپر ہرگز نہیں چڑھنا چاہیئے۔ ورنہ کرنڈ بن جانے سے بیج نہیں اگے گا۔ بیج تک پانی نہیں پہنچنا چاہیئے۔ بلکہ بیج تک صرف وتر ہی پہنچے۔ کیاریوں میں بھی زیادہ دیر پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔

سبزیوں کی گوڈی باقاعدہ کرنی چاہیئے۔ جڑی بوٹیاں اگنے کے ساتھ ہی تلف کرتے رہنا چاہیئے اگر فصل میں مناسب وقفہ میں ان کا بروقت گوڈی کر کے تدارک نہ کیا جائے تو یہ فصل پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں۔

بیج بہت گھنا نہ ڈالیں۔ جب بیج اگ آئیں تو مناسب فاصلہ پر پودے چھوڑ کر فالتو پودے ہاتھ سے نکال دیں۔ یہ عمل بیج کے اگ آنے کے بعد بہت جلد کر دینا چاہیئے

بیج ہمیشہ کسی قابل اعتماد ادارے سے خریدنا چاہیئے۔ خواہ اس پر زیادہ ہی خرچ کرنا پڑے۔ بیج بالکل صاف اور تندرست ہونا چاہیئے اگر محکمہ زراعت کے سفارش کردہ ترقی یافتہ بیج استعمال کئے جائیں تو زیادہ پیداوار حاصل ہو گی۔ محکمہ زراعت بھی ہر سال سبزیات کی اعلیٰ اقسام کے عمدہ بیج پیکٹوں کی صورت میں برائے فروخت مہیا کرتا ہے اگر وہ مل سکیں تو ضرور حاصل کر کے ان کی کاشت کی جائے نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ اور وکالت زراعت تحریک جدید سے بھی یہ پیکٹ مل سکتے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ 8 روپے ہے اور اس میں موسم سرما کی سبزیوں کے تمام بیج گھر کی کیاری کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

سبزیوں کو بیماریوں اور کیڑوں کے حملہ سے بچانے کے لئے بعض دفعہ زہریلی ادویات کا چھڑکنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن سبزیوں پر زہریلی دواؤں کے استعمال سے پہلے محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ ضرور کر لیں اور صرف ایسی دوائیں استعمال کریں جو صرف سبزیوں کے لئے مخصوص ہوں۔ ایسی ادویات کا استعمال بالخصوص اس وقت سبزیوں پر نہیں کرنا چاہیئے جب سبزیاں کٹائی کے لئے تیار ہوں۔ دوا چھڑکنے کے بعد دس دن تک کھیت سے سبزی فروخت نہ کریں اور نہ ہی خود استعمال کریں۔

گھر میں بوئی گئی سبزیوں کو مرغیوں، خرگوشوں، کتوں سے بچانے کے لئے کیاریوں کے گرد کسی قسم کی باڑ ضرور لگانی چاہیئے۔ اگر ایک یا ڈیڑھ میٹر اونچی جالی کی باڑ لگا دی جائے تو اس کے ساتھ ساتھ بعد میں ٹماٹر، فراشی بین، کالی توری اور مٹر وغیرہ کاشت کر کے ان کی بیلیں اس پر چڑھائی جا سکتی ہیں۔

بارش کے پانی کے نکاس کا بھی مناسب بندوبست ہونا چاہیئے۔ ورنہ بارش کا پانی کھڑا رہنے سے سبزی ختم ہو جائے گی۔ اور ساری محنت اکارت چلی جائے گی۔

بقیہ: صفحہ 4 سے آگے

کرنا بھی کوئی آسان بات نہیں ہے کیونکہ ان جگہوں میں سکول اور لیبس شامل ہیں۔

سرمایہ کاری

گذشتہ روز لاس اینجلس میں شیخ رشید احمد وفاقی وزیر صنعت کاری کی صدارت میں سرمایہ کاروں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی اس میں تقریباً دو سو سرمایہ کاری کرنے والے افراد موجود تھے شیخ رشید احمد نے انہیں بتایا کہ پاکستان ایسے ممالک میں سے ایک ملک ہے جہاں بیرونی ملک کی سرمایہ کاری اور روپے کی واپسی انتہائی طور پر محفوظ ہے۔ اس موقع پر سعید قریشی سیکرٹری جنرل فنانس فیڈرل سیکریٹریز برائے تجارت وصنعت اور پیٹرولیم اور نیچرل ری سورسز اور سیدہ عابدہ حسین پاکستانی سفیر برائے امریکہ اور دیگر سرکاری حکام نے شرکت کی۔ شیخ رشید احمد نے حاضرین کو بتایا کہ پاکستان کوشش کر رہا ہے کہ اکیسویں صدی میں ایک صنعت کار ملک کی حیثیت سے داخل ہو اور ایسا کرنے کے لئے وہ اپنی مصنوعات کے معیار کو بلند سے بلند تر لے جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے گذشتہ دنوں جو اعلانات کئے ہیں ان سے بیرونی ممالک کے سرمایہ کاروں کا سرمایہ پاکستان میں پوری طرح محفوظ ہے۔ پاکستان میں بیرونی ممالک کے سرمایہ کار جتنی چھوٹی یا بڑی صنعت لگانا چاہیں۔ لگا سکتے ہیں اور اس کی سو فیصد ملکیت بھی انہی کے پاس رہنے دی جاتی ہے۔ اب انہیں مقامی سرمایہ کاروں کے ہم پلہ تسلیم کیا جاتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ ویزا کی پالیسی بھی خاصی نرم کر دی گئی ہے تین سال کے لئے ملٹی پل انٹری ویزا دے دیا جاتا ہے اور ایسا دنیا کے 45 ملکوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی جغرافیائی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے صنعت کار اپنا مال دنیا کی منڈیوں میں نہایت آسانی کے ساتھ پہنچا سکتے ہیں خاص طور پر جنوبی ایشیا میں اور مشرق وسطیٰ میں اور یہ ایک ایسی آسانی ہے جو دوسرے ممالک کے لوگوں کو میسر نہیں۔

واقفین بچوں میں خوش مزاجی اور تحمّل پیدا کریں

"بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہیئے۔ ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رُو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمّل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا، یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔" (خطبہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ــــ دلدار احمد کرنل (ریٹائرڈ)

محترم ماسٹر محمد حیات صاحب آف ادرحمہ

اس عاجز کے والد مکرم ماسٹر محمد حیات صاحب ادرحماں ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے تھے جو کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا گاؤں ہے اور چونکہ مکرم والد صاحب کی شادی حضرت مولوی شیر علی صاحب کے خاندان میں ہوئی اس لئے ان کو حضرت مولوی صاحب کے خاندان سے منسلک ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ مکرم والد صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ والد صاحب کو حصولِ علم کی اس قدر تڑپ تھی کہ بچپن میں ہی باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ ان کی والدہ کی خواہش ہوتی کہ ایک ہی بیٹا ہونے کی وجہ سے وہ ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہیں آپ نے اپنی جدوجہد کے نتیجہ میں اس دور کے مطابق اتنی تعلیم حاصل کرلی کہ شعبہ تدریس سے منسلک ہوگئے اپنی زندگی میں شاید ہی کوئی جلسہ سالانہ ہو جس میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا خاص التزام فرماتے۔ تقسیم ملک سے قبل ہمارے گاؤں سے ایک بڑا قافلہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر روانہ ہوتا۔ اس زمانہ میں چونکہ ذرائع آمدورفت میں ابھی وسعت نہیں ہوئی تھی اس لئے پنڈی بھٹیاں تک بیس کوس کا سفر تمام مرد، عورتیں اور بچے اونٹوں، گھوڑوں یا سائیکلوں پر سوار یا پیدل طے کرتے۔ راستہ میں دریائے چناب کو کشتی پر یا گھوڑوں پر عبور کرنے کا منظر بہت دلچسپ ہوتا حضرت والد صاحب عموماً امیر قافلہ ہوتے تھے۔ پنڈی بھٹیاں پہنچتے پہنچتے شام ہو جاتی۔ رات سارا قافلہ ایک سرائے میں بسر کرتا اور صبح سویرے عموماً ایک پوری بس ہمارے قافلہ کے لئے ریزرو ہوتی۔

مرکز ربوہ تبدیل ہونے کے بعد آپ کا دستور تھا کہ ہمیں ممبران خانہ کو تو بس کے ذریعہ پہلے جلسہ کے لئے روانہ کر دیتے اور خود بوقتِ سحر سائیکل پر عازم ربوہ ہوتے اور ۴۰ میل کا سفر بذریعہ سائیکل طے کرنے کے بعد ٹھیک ۹ بجے حضرت اقدس کی افتتاحی تقریر سے قبل جلسہ میں پہنچ جاتے۔

چونکہ وہ ایک ٹیچر تھے اس لئے انہیں سب ہی بچوں کی تعلیم کا ہمیشہ خیال رہتا۔ لیکن اپنے بچوں کی تعلیم کی خواہش تو تڑپ کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ تعلیم کی تلقین کے لئے ان کا ایک اپنا مقولہ تھا جسے ہمارے سامنے عموماً دہرایا کرتے کہ "پیٹ میں روٹی ہاتھ میں کتاب" یعنی پیٹ میں روٹی ہو اور ہاتھ میں کتاب ہو تو اس کے علاوہ کوئی اور بات قابلِ ذکر یا قابلِ فکر نہیں۔ چنانچہ اپنی نہایت ہی قلیل آمدنی میں ہم سب بہن بھائیوں کو اپنی طاقت سے بڑھ کر تعلیم دلوائی۔ مکرم والد صاحب حصولِ تعلیم کو حصولِ ملازمت سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اور ہمیشہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر زور دیتے اور جلد ملازمت ملنے کی خاطر تعلیم کو قربان کرنے کے حق میں نہ تھے۔ یہ عاجز جب تعلیم الاسلام کالج میں بی اے کا سٹوڈنٹ تھا تو مجھے فوج میں کمشن مل گیا لیکن حضرت والد صاحب اس پر خوش نہ ہوئے اور فرمایا کہ تعلیم زیادہ ضروری ہے پہلے کم از کم ایم اے کر لیتے اس کے بعد خواہ ملکی ملازمت کرتے۔ امام جماعت سے مشورہ اور اس پر عمل کو ہمیشہ دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ سمجھتے۔ اس عاجز کی فوج کی ملازمت کے بارے میں چونکہ ان کو اطمینان نہ تھا اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے مشورہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے فوجی ملازمت کو بہت پسند فرمایا۔ چنانچہ ہمیشہ بہت ہی خوشی سے حضور سے اس ملاقات کا ذکر کرتے اور کہتے کہ حضور نے فرمایا کہ "فوج میں کمشن تو بادشاہی ہے"

دعا گو بہت تھے اور اپنے مقصد میں کامیابی کی خاطر دعا کو انتہا تک پہنچا دیتے بچپن میں اس عاجز کی ایک ٹانگ اس قدر سوج گئی کہ ڈاکٹروں نے اسے کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ والد صاحب نے رو رو کر اس قدر دعائیں کیں کہ سرجن ڈاکٹر کے دل پر اللہ تعالیٰ نے اثر کیا اور اس نے پہلے تو تسلی دینے کی غرض سے والد صاحب کو کہا کہ "یہ میرے بیٹے کھیل رہے ہیں ان میں سے کوئی لے لو" لیکن پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی مناسب تدبیر سمجھا دی اور اس

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۳ سے آگے

عادت نہیں ہونی چاہیئے۔

○ لطیفہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ بہت ہی نفیس چیز ہے، ہر قسم کی کرختگی اور بھونڈا پن لطافت سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ کثافت سے تعلق رکھتا ہے۔

○ ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصّہ کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہیئے۔

○ واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی ضروری ہے۔

○ اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔

○ واقفین بچوں کو وفا سکھائیں، وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے

○ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے۔

○ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے، ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے واپس نہیں مڑا کرتا، ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔

○ واقفین نو قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں۔

○ واقفین نو کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔

○ واقفین نو کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں۔

○ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ آپ واقفین نو شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں۔

○ جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے، خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔

○ یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے۔ اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔

○ اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔

○ ابتداء ہی سے ایسے بچوں (واقفین نو) کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہیئے۔

○ واقفِ نو کو یہ عادت ڈالی جائے کہ جو کچھ بھی وہ تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرتا ہے۔

○ پہلے بنیاد عام دنیاوی علم کی وسیع ہو پھر اس پر دینی علم کا پیوند لگے تو بہت ہی خوبصورت اور بابرکت ایک شجرۂ طیبہ پیدا ہو سکتا ہے۔

○ واقفین نو کو جنرل نالج پڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے۔

○ ایسی کتابیں واقفین نو کو پڑھنے کی عادت ڈالیں جس کے نتیجہ میں ان کا علم وسیع ہو۔

○ ضروری ہے کہ واقفین نو کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

○ اگر پنگھوڑے میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے بلکہ سب سے اچھا ہے۔

○ ہمیں تو ہر قسم کے زبان دانوں کی ضرورت ہے جو تحریر کی مشق بھی رکھتے ہوں، بولنے کی مشق بھی رکھتے ہوں، ترجموں کی طاقت بھی رکھتے ہوں اور تصنیف کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

○ اپنے گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں اور بُرے مزاج کے خلاف واقفین نو کے دل میں بچپن سے ہی نفرت اور کراہت پیدا کریں۔

○ بچپن میں سیکھی ہوئی بات بڑھاپے تک یاد رہتی ہے اس لئے واقفین نو کے سامنے اچھا ماحول پیدا کریں۔

○ واقفین نو کی تعلیم اور تربیت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا معیار بلند ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۰۲ میں امۃ الحئی زوجہ غلام احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱ دار الفضل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر/۵۰۰ روپے۔ (۲) طلائی زیورات ۲ تولہ مالیتی/۷۵۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الحئی زوجہ غلام احمد صاحب ۲/۱ دار الفضل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ لطیف احمد سیکرٹری وقف جدید دار الفضل ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۰۳ میں محمد احمد محمود قریشی ولد ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ ڈاکٹر عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۵۵ دار العلوم وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد احمد محمود قریشی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی وصیت نمبر ۱۹۹۲۵ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منظور احمد قریشی وصیت نمبر ۲۳۳۲۲

مسل نمبر ۲۸۶۰۴ میں امۃ اللطیف عصمت بنت ڈاکٹر لطیف احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۵۵ دار العلوم وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ اللطیف عصمت بنت ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ۱۸/۵۵ دار العلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منظور احمد قریشی وصیت نمبر ۲۳۳۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی والد موصیہ وصیت نمبر ۱۹۹۲۵۔

مسل نمبر ۲۸۶۰۵ میں درّ زرین نعیم زوجہ نعیم احمد صدیق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۴۲ گرام۔ ۱۰۰ ملی گرام مالیتی/۴۰،۰۰۰ روپے (۲) حق مہر/۲۵،۰۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ درّ زرین نعیم ۱۲/۳ بیت الحبیب دار الصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی وصیت نمبر ۱۲۰۹۶ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد صدیق خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۵۶۰۷۔

مسل نمبر ۲۸۶۰۶ میں محمد منصور اختر ولد شیخ اختر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان حال لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰۰ + ۶۶۴ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ و سکالر شپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد منصور اختر ۱۰ رسول لائن ڈیرہ غازی خان حال ہوسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۵۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۶۰۷ میں عبد الخبیر ولد ڈاکٹر سلیم الدین اختر قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی/۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبد الخبیر ۶۰۔ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۶ سے آگے

نے ٹانگ کا ایک اور اپریشن کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔ جماعتی مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور ہر وقت اپنا حساب سو فیصد درست رکھتے چنانچہ وفات کے وقت جب تمام چندوں کا جائزہ لیا گیا تو ایک پیسہ بھی بقایا نہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۵/ اکتوبر۔ صبح کے وقت ٹھنڈ ہو رہی ہے۔ دن کے وقت ہلکی گرمی کا احساس ہوتا ہے۔

○ آٹھویں پنج سالہ منصوبے کے تحت صوبوں میں رقوم کی تقسیم کا فارمولا طے پاگیا۔ پنجاب کے حصہ میں کمی کر دی گئی۔

○ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کی واپسی کے بارے میں حکومت شام کے جواب کا انتظار ہے۔

○ دوستم کا دورہ پاکستان ان کی درخواست پر خفیہ رکھا گیا۔ انہوں نے اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔

○ سندھ میں بلدیاتی انتخابات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے گئے۔

○ ایم کیو ایم کے رکن منظور ماما نے اپنے اعترافی بیان میں کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے تربیت یافتہ افراد مرکز کی ہدایت پر قتل کیا کرتے تھے۔ ارکان کو تربیت دینے کے لئے بھارت کی فوجی چھاؤنی اور بھارتی خفیہ ایجنسی را کے دفتر میں پہنچا دیا جاتا تھا۔

○ وزیر اعظم نے تعمیرات کو صنعت کا درجہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ دوسری صنعتوں کو جو مراعات حاصل ہیں اس کا اطلاق اس شعبے پر بھی ہو گا۔

○ ملک میں پاسپورٹوں پر تصاویر تبدیل کرنے اور جعلی ویزوں پر بیرون ملک بھیجنے کے ایک بہت بڑے سکینڈل کا انکشاف ہوا ہے۔

○ حکومت نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آئین میں مذہب کی تشریح کے مطابق مسلم عیسائی "قادیانی" (احمدی) ہندو۔ سکھ اور بدھ مت کا تعین اب قومی شناختی کارڈوں میں بھی ہو گا۔ یہ فیصلہ صوبائی حکومتوں، وزارت مذہبی امور اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر ستار نیازی کی زیر صدارت اجلاس میں کیا گیا۔

○ پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ وفاقی اور صوبائی اسمبلیاں ختم کر کے نئے الیکشن کرائے جائیں۔

○ وفاقی حکومت کی ہدایت پر حکومت سندھ نے کئی وفاقی و صوبائی وزراء اراکین قومی و صوبائی اسمبلی اعلیٰ افسروں زمینداروں صنعت کاروں اور سیاسی شخصیات کے ممنوعہ بور کے اسلحہ کے لائسنس منسوخ کرتے ہوئے انہیں یہ ہتھیار جمع کروانے کا حکم دیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف نے سپیکر کے بغیر اسمبلی کی کارروائی کو عدالت میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ بھارتی پنجاب کے سابق وزیر ورشن سنگھ کو علیحدگی پسندوں نے جالندھر میں ہلاک کر دیا۔

○ حکومت پاکستان کی کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے چنے کی آئندہ فصل کے لئے امدادی قیمت ۲۳۵ روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور سیمنٹ کی درآمدی ڈیوٹی کم کر کے ۲۰۰ روپیہ فی ٹن کر دی گئی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی سینیٹر قاضی حسین احمد دوبارہ امیر منتخب ہو گئے ہیں۔ مولانا جان محمد عباسی اور پروفیسر خورشید دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔

○ ملکی ٹریکٹروں میں اضافے کے پیش نظر چونکہ لوگوں نے بیرون ملک سے ٹریکٹروں کی درآمد شروع کر دی تھی۔ اس لئے حکومت نے ری کنڈیشنڈ ٹریکٹروں کی درآمد پر پابندی کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کراچی بندرگاہ کو جدید بنانے کے لئے ورلڈ بینک سوا دو ارب روپے کی امداد دے گا۔

○ اقوام متحدہ کے اعلیٰ عہدیدار موسم سرما کے دوران کردوں کے لئے ایک بڑے امدادی پروگرام کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔ یہ عہدیدار عراقی حکومت کے اہلکار کے ساتھ مذاکرات بھی کریں گے۔

○ صوبائی وزیر تعلیم کی طرف سے تفصیلی نمبروں کے سرٹیفیکیٹ ثانوی تعلیمی بورڈوں کی بجائے کالجوں سے حاصل کرنے کے احکامات کی وجہ سے میڈیکل کالجوں میں داخلہ لینے والے ہزاروں طلباء کا داخلوں سے محروم ہونے کا خدشہ ہے ان احکامات کی وجہ سے میڈیکل کالجوں میں داخلہ فارم جمع کرانے والوں کو مایوس ہونا پڑا۔

○ سربیا بوسنیا سے اپنے تمام جنگی طیارے نکالنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ یہ طیارے سربیا اور مونٹی نیگرو منتقل ہو جانے کے بعد اقوام متحدہ کی نگرانی میں رہیں گے۔

○ مصر کے ہولناک زلزلے میں ۱۰۰۰ سے زائد افراد ہلاک اور ۱۰ ہزار سے زائد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ سکولوں کے ۲۰۰ بچے مارے گئے۔ ابھی تک صرف ۴۵۰ لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔

○ ۲۴ اکتوبر کو کشمیریوں کی جانب سے کنٹرول لائن عبور کرنے کے اعلان پر بھارت نے اپنی فوج کو الرٹ کر دیا ہے۔ اور ۲۴ اکتوبر کو کنٹرول لائن عبور کرنے والوں کو گولی مارنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ انڈونیشیا میں شدید سیلاب آنے اور تودے گرنے کی وجہ سے ۱۶۵ افراد ہلاک ہو گئے تین دیہات مکمل طور پر تودوں تلے دب گئے۔ دریائی میں طغیانی کی وجہ سے ۸۰۰۰ افراد بے گھر ہو گئے۔

○ بھارت کے شمال مشرقی صوبے آسام میں باغیوں نے بموں سے حملہ کر کے ۲۲ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اور ۴۰۰ افراد زخمی ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے وسیع پیمانے پر کئے گئے آپریشن کے نتیجہ میں ۲۵ افراد شہید اور ۱۱۰ گرفتار کر لئے ہیں۔ کئی شہروں میں جھڑپیں اور مظاہرے ہوئے۔

بقیہ صک سے آگے

لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد صدر حلقہ وصیت نمبر ۴۷۳ ۱۹ گواہ شد نمبر ۲۔ حفیظ اللہ خان ۹۶ سٹلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

دی ہیون ہاؤس
پبلک سکول

کھل چکا ہے۔ یہ آپ کا اپنا سکول ہے داخلے شروع ہیں۔ نرسری سے میٹرک تک تعلیم کا انتظام ہے۔
اُمید ہے کہ مشتاق والدین جلد توجہ فرمائیں گے ——— پرنسپل

شہد خالص
دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

احباب کی **اطلاع** کیلئے

بھٹی پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ سے تبدیل ہو کر نو تعمیر شدہ ۱۰۔ بلال مارکیٹ نزد ریلوے کراسنگ اقصیٰ روڈ ربوہ پر آگیا ہے۔

شریف احمد بھٹی۔ پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ۔ نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱۔ آفس: ۵۲۱

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** (رجسٹرڈ) **ربوہ** فون ۱۷۷ — ۶۰۶